# آنجہانی سر ظفر اللہ خاں

## کی سیاسی' مذہبی' اخلاقی کارکردگی کی چند جھلکیاں

(از قلم: خواجہ عبدالحمید آف قادیان)

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دھوکہ دیتے ہیں یہ بازی گر کھلا

(غالب)

آنجہانی سر ظفر اللہ خان ولد نصر اللہ خان قادیانی سابق وزیر خارجہ پاکستان کے متعلق بچہ بچہ جانتا ہے کہ اس نے مرزائی جماعت کی حمایت اور اس کی ترقی کے لئے مرزا محمود نام نہاد خلیفہ قادیان سے زیادہ کام کیا اور اس کی اسلام دشمنی سے بڑھ کر اسلام دشمنی کی وہ مسلمانوں کے ہر قومی کاز کو اپنی منافقت سے نقصان دیتا رہا' وہ مرزائی جماعت کا پالیسی میکر اور مینجنگ ڈائریکٹر یا شیئر ہولڈر تھا اور مرزائیوں کے سالانہ میلہ میں جس کو وہ جلسہ کا نام دیتے اپنی سرکاری اور غیر سرکاری حیثیت سے تقریر کرتا اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا تھا۔ اس معاملہ میں انگریزی حکومت کی اس کو تائید حاصل ہوتی' حکومت کا خود کاشتہ پودا ہونے کی وجہ سے.............صرف مرزائیت کو ہی حقیقی اسلام کہتا اور غیر ممالک میں تو صرف مرزائیت ہی کا پرچار کرتا تھا۔

حال ہی میں سر ظفر اللہ خان کی جس بیماری سے لاہور میں موت واقع ہوئی ہے بعض افراد کا خیال ہے کہ سر ظفر اللہ خاں کی موت اپنے نبی مرزا غلام احمد عرف سندھی کی سنت پر ہوئی۔ عام کیا خاص لوگوں کو بھی اس بیمار کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ غلام احمد عرف سندھی کی موت بھی لاہور میں ہوئی تھی ۔ جو مرض ہیضہ سے مرا' بعض مسلم صاحب اقتدار لوگوں نے دانستہ طور پر عامتہ المسلمین کے جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی موت پر جو بیانات دیئے ہیں وہ نہ

صرف ناپسندیدہ بلکہ قابل افسوس ہیں۔ جس پر غیرت مند عامتہ المسلمین نے سر ظفر اللہ خان مرتد کی حمایت و تعریف پر احتجاج کیا ہے۔

ہمارے مسلم رہنماؤں نے سر ظفر اللہ خان کو مرحوم لکھا اور ان کے لئے دعا مغفرت کی حالانکہ وہ بخوبی مرزائیوں کے طرز عمل اور فتویٰ کو جانتے ہیں کہ مرزائی ہمیشہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے اور کہتے رہے اور انہوں نے کبھی بھی مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت نہیں کی۔

## مرزائیوں کا فتویٰ عام

''غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے۔ اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں' فتویٰ مفتی سرور شاہ' مفتی سلسلہ قادیان' اخبار الفضل قادیاں ۷ فروری ۱۹۲۱ء) ''جو شخص مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔ (اخبار الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

## تو پھر جنازہ کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود نے (منشی غلام احمد) صاف حکم دیا کہ غیر احمدیوں سے کوئی تعلقات نہ رکھیں' ان کی غمی خوشی کے معاملات میں شامل نہ ہوں۔ جب ہم نے ان کے غم میں شامل نہیں ہونا تو جنازہ کیسا؟ (اخبار الفضل قادیان ۱۶ جون ۱۹۱۶ء)

۱۔ اسی وجہ سے سر ظفر اللہ خان نے حضرت قائداعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا' جب ان سے پوچھا گیا کہ تم نے اپنے محسن کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ تو اس نے برجستہ جواب دیا وہ بھی ملاحظہ ہو۔

> ''بے شک میں نے قائداعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا۔ مولانا نے پوچھا کیوں؟ سر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ میں اس کو سیاسی لیڈر سمجھتا تھا' مولانا نے فرمایا' کیا تم مرزا قادیانی کو پیغمبر نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو۔ سر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر'

(الفلاح پشاور ۲۸۔ اگست)

۲۔ مرزائیوں کے جلسہ جہانگیر پارک کراچی منعقدہ ۲۸۔ مئی ۱۹۵۲ء میں سر ظفر اللہ نے

تقریر کرتے ہوئے کہا ''اگر نعوذ باللہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود کو اسلام میں سے نکال دیں ، تو اسلام زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں کر سکتا بلکہ اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک خشک درخت شمار کیا جائے گا۔ اور اسلام کو دیگر مذاہب پر کوئی برتری نہیں مل سکتی۔

## پاکستان کے متعلق سر ظفر اللہ کا عقیدہ

۳۔ قراردادِ پاکستان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ''جہاں تک ہم نے غور کیا ہے ہم اسے مجذوب کی بڑ اور ناممکن العمل خیال کرتے ہیں (ڈیوائیڈ انڈیا صفحہ ۲۰۷، ۱۰)

۴۔ تقسیم ملک کے وقت سر ظفر اللہ خاں مسلم لیگ کی طرف سے نمائندہ مقرر ہوئے کہ وہ ریڈ کلف ایوارڈ میں مسلمانوں کے میمورنڈم کی تائید کریں اور پاکستان کو اس کا علاقہ صحیح ملے اور ضلع گورداس پور مسلم اکثریت کا علاقہ پاکستان کو ملے مگر سر ظفر اللہ نے جہاں مسلم لیگ کی طرف سے وکالت کرنی تھی۔ انہوں نے ساتھ ہی مرزائیوں کی طرف سے بھی باؤنڈری کمیشن میں احمدیہ میمورنڈم پیش کرایا جو کہ مرزا محمود کے اشارہ پر تھا اور بحث کی ملاحظہ ہو۔

''قادیان اسلامی دنیا کی ایک بین الاقوامی وانٹرنیشنل یونٹ' یونٹ بن چکا ہے اس لئے اس یونٹ کا حق ہے کہ وہ فیصلہ کرلے کہ آیا وہ ہند یونین میں آنا چاہتی ہے یا پاکستان میں۔''

قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کی ۵۱ فیصدی کی اکثریت تھی قادیانی اور اردگرد کی آبادی نکال دی جائے تو اس کی اکثریت تھی قادیان اور اردگرد کی آبادی نکال دی جائے تو اس کی اکثریت ۵۱ فیصد کی بجائے $48\frac{1}{2}$ فیصد رہ جاتی ہے۔ جب سر ظفر اللہ خان پاکستانی وکیل نے باؤنڈری کمیشن کے روبرو ضلع گورداسپور کو غیر مسلموں کی اکثریت کا ضلع بنا دیا تو ضلع گورداسپور پاکستان کو کیسے مل سکتا تھا۔

پاکستان کو صرف تحصیل شکر گڑھ دی گئی اور ہند یونین کو تحصیل بٹالہ، تحصیل گرداسپور، تحصیل پٹھان کوٹ دے دی گئی اور پاکستان سے ضلع گورداسپور کو خارج کر دیا گیا۔ جس سے

ہندوستان کو کشمیر کا راستہ بنانے کا موقع مل گیا۔ یہ میمورنڈم مرزا محمود خلیفہ قادیان کے حکم سے سر ظفر اللہ نے پیش کیا کہ مرزا محمود خلیفہ قادیان اس سے پہلے کئی دفعہ اعلان کر چکا تھا۔

## پاکستان کا مطالبہ غلط ہے

''میں نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی اور اب پھر کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ہر تقسیم اصولاً غلط ہے۔'' دیبان مرزا محمود خلیفہ قادیان اخبار الفضل قادیاں ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء

مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں مل کر رہنے سے فائدہ ہے۔

الفضل ۱۶۔اپریل ۱۹۴۷ء قادیان

## اکھنڈ ہندوستان الہامی عقیدہ ہے

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں' اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد رہیں۔(اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مگر تم تو مسلمانوں اور پاکستان کے ساتھ متحد نہیں رہنا چاہتے) تاکہ احمدیت (مرزائیت) اس وسیع بیس میں ترقی کرے چنانچہ خدائی اشارہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ ممکن ہے کہ عارضی طور پر افتراق ہو اس لئے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے' اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں) مگر یہ حالت عارضی ہوگی بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت بنے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔

(اخبار الفضل قادیان ۵ ااپریل ۱۹۴۷ء)

## متحدہ ہندوستان

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے اگر عارضی علیحدگی ہوگی تو اور بات ہے۔خوشی سے نہیں۔ بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائے۔ (بیان مرزا محمود خلیفہ' امام جماعت احمدیہ قادیاں ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء)

## مرزائی قادیانی بھگوڑے

حالات اس قدر نازک صورت اختیار کر گئے ہیں کہ عاشقان احمد (مرزائی) ہجرت پر مجبور ہو گئے اور اس قدر صدمہ ہوا کہ ہجرت کے بعد سلسلہ کے بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے

بعض صحابہ (قادیانی کمپنی کے حصص دار اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔) اے کاش انڈین یونین میری بات کو سمجھے کہ احمدیوں نے قادیان اور قادیان والوں کی خاطر ساری دنیا کو چھوڑا ہے اب وہ اس کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ اللّٰھم صَلِّ علی محمد وعلی آل محمد وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود وبارک وسلم اِنَّکَ حمید مجید: (اخبار الفضل قادیان ۱۶ مئی ۱۹۴۸ء)

## پاکستان میں انٹورپ

سرفرانس موڈی گورنر پنجاب نے سرظفر اللہ اور شیخ بشیر احمد مرزائی ایڈووکیٹ لاہور کی بھاگ دوڑ پر جاتی دفعہ اپنے خود کاشتہ پودا کی پرورش کی اور ربوہ بنانے کے لئے ۱۰۳۵ ایکڑ رقبہ چنیوٹ کے قریب تقریباً ایک آنہ فی مرلہ حساب سے دلوایا۔

## قادیانی زبانی حلف نامہ

قادیانی حلف نامہ جو سرظفر اللہ خان اور مرزا محمود خلیفہ قادیان نے مل کر تیار کیا۔ احمدیہ والنٹیر زکور مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل لیگ۔ حزب اللہ۔ انصار اللہ۔ مجلس۔ اطفال احمدیہ کے ممبران سے لیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

"خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو جماعت احمدیہ کا مرکز بنایا ہے میں اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا اور اپنے نفس کو اور اس مقصد کو کبھی بھی اور نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا اور اپنے نفس کو اور اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا تعالیٰ کی مشیت یہی ہو تو اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا۔ کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی بڑی قربانی کے تیار رہیں۔

اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

(بحوالہ کتاب پاکستان میں مرزائیت)

مرتضیٰ احمد خان ایڈیٹر روزنامہ مغربی پاکستان لاہور۔

ناظرین۔ اس حلف نامہ میں ہر قسم کی کوشش کا جامع لفظ ہے۔ جو قابل غور ہے جس میں پاکستان کی جاسوسی اور پاکستان سے غداری' فراری' بغاوت سب کچھ شامل ہو سکتا ہے۔

## احمدی اقلیت تسلیم کی جائے:

آنجہانی سر ظفر اللہ۔ اپنے سرکاری عہدہ پر قائم رہتے ہوئے اور غیر سرکاری حالت میں بھی مرزا محمود کے نمائندہ کی حیثیت سے پاکستان بننے سے پہلے اور بعد میں بھی صرف اور صرف مرزائیوں کے حقوق کے لئے اور مسلمانوں سے علیحدگی کے لئے کوشش کرتا رہا۔

ملاحظہ ہو" میں نے نمائندہ کی معرفت (سر ظفر اللہ خاں) اگرچہ نام نہیں لیا ایک بڑے ذمہ دار انگریز آفیسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں جس پر اس آفیسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں (یعنی ہندوؤں مسلمانوں سے الگ قوم کی حیثیت سے) اور تم ایک پارسی پیش کرو۔ میں اس کا مقابلہ میں دو۔ دو احمدی پیش کروں گا۔ (مرزا محمود خلیفہ قادیان کا بیان۔ اخبار الفضل قادیان ۱۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء)

## سر ظفر اللہ خان کی بیرون ملک سرگرمیاں

لیک سکس نومبر ۶۔ "عرب ڈیلی گیشن (Deligation) نے امریکہ سے بذریعہ تار حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان ڈیلیکیشن (Deligation) کے لیڈر سر ظفر اللہ خان کو مسئلہ فلسطین کے تصفیہ تک یہیں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ (اخبار الفضل قادیان ۸ نومبر ۱۹۴۷ء)

سر ظفر اللہ خان کے متعلق یہ تار حکومت پاکستان کو آنا چاہئے تھا جس کا وہ نمائندہ تھا مگر سر ظفر اللہ خان نے عرب نمائندوں سے یہ تار اپنے خلیفہ کو بھجوایا' مجھے چند دن ہوئے پاکستان کی حکومت کا تار ملا کہ وزیر مال۔ امریکہ میں ہے تمہارے متعلق ضروری کام ہے تم ان سے ملنے کے بعد امریکہ سے روانہ ہونا میں نے جواباً تار دیا کہ میرا ارادہ یہاں سے ۲۹ کو چلنے کا ہے مزید میرے لئے ٹھہرنا مشکل ہے۔

(خط ظفر اللہ خان۔ ۲۱ نومبر منقولہ اخبار زمیندار لاہور۔)

## بہی خواہان پاکستان کا اضطراب

آنریبل خان جلال خان وزیر بلدیات و بحالیات صوبہ سرحد نے ایبٹ آباد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کی پانچ سالہ تاریخ میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے کہ حکومت کا جو معاملہ سر ظفر اللہ خان کے سپرد ہوا اس میں حکومت کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا' جس کے ساتھ پاکستان کی حیات وابستہ ہے جب تک وزارت خارجہ کے عہدہ پر سر ظفر اللہ خان موجود ہے کشمیر پاکستان کو ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا۔ (اخبار آزاد لاہور۔ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء)

## کراچی میں مسلم پارٹیز کنونشن

مورخہ ۲ جون میں محمد ہاشم گزدر ممبر دستور ساز اسمبلی پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

چوہدری ظفر اللہ خان کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے لیک سکس گئے ہوئے تھے میں ان دنوں وہاں موجود تھا وہاں لابی میں یہ مشہور ہے کہ سر ظفر اللہ خان وہی کام کرنا چاہتے ہیں جو ہندوستان چاہتا ہے' چنانچہ میں نے اسی روز تمام احوال سے حکومت پاکستان کے منسٹر کو مطلع کر دیا تھا اس کے بعد میں نے تمام ممالک کا دورہ کیا اور محسوس کیا کہ اکثر ممالک میں ہمارے دفاتر خارجہ مرزائیت کی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کے انگریزوں اور ہندوؤں سے گہرے مراسم ہیں سر ظفر اللہ خان قادیانی پاکستان سے زیادہ اپنے امام مرزا بشیر کے وفادار ہیں اور اپنے امام کی ہدایات کے مقابلہ میں حکومت کے احکام کو ٹھکرا دیتے ہیں تقریر کرتے ہوئے کہا میرے کئی دوست محض دنیاوی فوائد کے لئے مجبوراً قادیانی ہو گئے۔ پاکستان میں جو شخص اکھنڈ بھارت کے نعرے لگاتا ہے۔ وہ پاکستان کا دشمن ہے اور ہماری بدقسمتی ہے کہ اس وقت اکھنڈ ہندوستان کا عقیدہ رکھنے والے مرزائی ملک کی ستر ۷۰ فیصد کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں اگر خدانخواستہ کسی وقت جنگ ہوگئی تو نا معلوم ہمارا کیا حال ہوگا۔ اور آفیسران کی پوزیشن کیا ہوگی۔

## مصر میں احتجاج

قاہرہ ۷ جولائی ۱۹۵۲ء مصر کے مفتی اعظم سید محمد حسنین الخلوف نے لکھا کہ محمد ﷺ

خاتم النبین ہیں میں حیران ہوں کہ پاکستان جیسی اسلامی ریاست میں ایک قادیانی کو وزیر خارجہ کیسے مقرر کر دیا گیا۔ (زمیندار ۸ جولائی ۱۹۵۲)

ہمارے وزیر خارجہ کی خارجہ پالیسی ہر لحاظ سے نا کام ہو چکی ہے۔ اس سے بھارت کی سیاسی اہمیت بڑھ گئی اس بلاک نے منہ مانگی قیمت دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ (روزنامہ آفاق لاہور ۳۔ اپریل ۱۹۵۲)

## ہمارے سفارت خانے اور مرزائی

حکومت اسرائیل کے امریکی سفارت خانے کے سیکرٹری نے واقفیت ہونے پر لنچ Lunch پر بلایا اس موقع پر ان کو تبلیغ کی گئی مسئلہ فلسطین کے متعلق پاکستانی نکتہ نگاہ کے متعلق بحث کی گئی۔

ڈاکٹر آر ایف بنچ جو مسئلہ فلسطین میں یو این او کی طرف سے ثالث تھے ان کے ساتھ لنچ پر تقریب پیدا ہوئی اس موقع پر دو گھنٹے تعلیم اسلام پر گفتگو ہوئی۔ تعلیم اسلام سے مراد مرزائیت کی تعلیم)

مسٹر جارج حکیم آف لبنان سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق باتیں ہوئی سفارت خانہ پاکستان کے بعض افسروں کو مسجد میں مدعو کیا گیا اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے واقف کیا گیا اس سے بڑھ کر مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے پاکستانی سفارت خانوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

## سپین Spain اراگون Aragon

اراگون کے چوٹی کے اخبار نے خاکسار کے فوٹو کے ساتھ مختصر سا آرٹیکل شائع کیا (مرزائیوں کے مبلغ) کام دراصل جرنلسٹ نے بندہ سے دوران گفتگو میں بعض سیاسی حالات پر تبادلۂ خیال کیا جس میں مصر اور ایران کے ساتھ سلوک تھا بندہ نے فرمایا کہ دنیا کے موجودہ حقیقی رہنما امام جماعت احمدیہ نے ہند پاکستان کی آزادی سے قبل انگلستان کو مشورہ دیا تھا کہ انگلستان کے لئے بہتر ہوگا کہ انگلینڈ ان ملکوں کو آزاد کر دے جو غلام ہیں تا کہ ان ملکوں کو کئی لاکھ سپاہی اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہوئے از خود کمیونزم کا مقابلہ کریں۔ (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۲ء)

## ظفراللہ خان وزیر خارجہ کی دھمکی

سر ظفر اللہ نے حال ہی میں ایک تقریر کرتے ہوئے صاف صاف کہہ دیا مجھے وزارت سے علیحدہ کیا گیا تو میں پاکستان میں نہ ٹھہروں گا بلکہ کسی اور جگہ چلا جاؤں گا۔

(تقریر ظفر اللہ مندرجہ اخبار زمیندار ۱۳ اگست۔۱۹۵۲ء)

گویا سر ظفر اللہ تبھی پاکستان رہ سکتے ہیں کہ ان کو وزیر خارجہ رکھا جائے ورنہ وہ دشمن ملک میں چلے جائیں گے۔

ناظرین سر ظفر اللہ اور مرزا محمود دونوں ہم پیالہ وہم نوالہ تھے جیسے باہمی گوشت پوست آخر میں دونوں کی سیاسی، مذہبی اخلاقی زندگی ایک ہی جیسی تھی ان کی غیر ملکی تبلیغ کی جھلک بھی ملاحظہ ہو۔

## فرانسیسی ناچ گھر میں پیرومرشد کی تبلیغ

جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے یہ خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران مجھے موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس France آئے تو میں نے چوہدری سر ظفر اللہ خان سے جو میرے ساتھ تھے کہا مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں۔ جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آئے وہ بھی فرانس سے واقف نہ تھے مگر مجھے اوپیرا (ڈانس گھر) میں لے گئے اوپیرا سینما کو کہتے ہیں جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میری نظر کمزور ہے اس لئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چوہدری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں انہوں نے بتایا نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم ہوتی ہیں۔

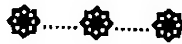
بیان خلیفہ محمود امام سلسلہ احمدیہ قادریان اخبار الفضل ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء

ناظرین آپ کو یاد ہوگا کہ سر ظفر اللہ خان کے خلیفہ مرزا محمود نے جب لاہور میں سسلی ہوٹل سے اٹلی کی مشہور ڈانسر مس روفو کو لاہور سے اغوا کیا تھا تو وہ قادیان کے قصر خلافت سے برآمد ہوئی تھی اور خلیفہ محمود قادیان قانون کی زد میں آنے والا تھا کہ سر ظفر اللہ خان کی امداد انگریز سرپرستی کی خدمات) کام آئی اور جب مرزا ناصر آنجہانی ڈلہوزی کوٹھی میں پولیس میں گرفتار ہوا

تو شیخ نور محمد صاحب سابق ڈپٹی کمشنر اور سر ظفــــــرُ اللہ خان کی امداد سے مرزا ناصر کی رہائی ہوئی اور جب مرزا محمود نے جو ابوبکر جمال عرب کی لڑکی سے شادی کی اس کی تقلید میں سر ظفر اللہ خان نے بھی ۷۵ سالہ عمر میں ایک نوجوان عرب لڑکی سے شادی کی۔ پہلے اس کو سبز باغ دکھائے جو بعد میں سراب ثابت ہوئے' پھر اس نے ظفر اللہ سے طلاق حاصل کر لی۔

پس سر ظفر اللہ خان اور مرزا محمود خلیفہ قادیان دونوں ہم پیالہ ہم نوالہ تھے دین اسلام کے مخالف محمدؐ عربی کی رسالت کے باغی۔ دشمن اسلام غدار وطن تھے۔ پھر ظفر اللہ خان کا کفر بینات سے ثابت ہے۔ پاکستان سے غداری پھر اس کے لئے دعا مغفرت' خدا تعالٰی کے غضب و عذاب کو دعوت ہے اس غلطی پر فوری توجہ اور غلطی کا اقرار بہتر ہے۔

**وما علینا الا البلاغ.**



# قادیانی پیغمبری

"ایک روز صدر ایوب نے حسب معمول اپنے سیاسی فلسفہ پر طولانی تقریر ختم کی تو ایک سینئر افسر وجد کی کیفیت میں آکر جھومتے ہوئے اٹھے اور سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر عقیدت سے بھرائی ہوئی آواز میں بولے "جناب آج تو آپ کے افکار عالیہ میں پیغمبری شان جھلک رہی تھی"۔

یہ خراج وصول کرنے کے لیے صدر ایوب نے بڑی تواضع سے گردن جھکائی۔ یہ سینئر افسر مرزائی عقیدے سے تعلق رکھتے تھے۔ معاً مجھے یہ خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں صدر ایوب سچ مچ اس جھوٹ موٹ کے اڑن کھٹولے میں سوار ہو کر بھک سے اوپر کی طرف نہ اڑنے لگیں۔ چنانچہ اس غبارے سے ہوا نکالنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور نہایت احترام سے گزارش کی" جناب ان صاحب کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں۔ کیونکہ انہیں صرف خود ساختہ پیغمبروں کی شان کا تجربہ ہے"۔ (''شہاب نامہ'' از قدرت اللہ شہاب)